سوال

(846) قرآن میں اللہ تعالیٰ کے لیے جمع کے الفاظ کیوں آئے ہیں؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ نے قرآن میں اپنے لیے جمع کا لفظ یعنی نَحْنُ استعمال کیا ہے، اس کی کیا وجہ ہے؟ جب کہ علمائے لغت کے مطابق قدیم عربی زبان میں واحد کے لیے جمع کا لفظ استعمال نہیں ہوتا تو پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے لیے ہم کا لفظ کیوں استعمال کیا ہے جب کہ اللہ واحد ہے؟ (سائل) (۲۰۔ اپریل ۲۰۰۷ء)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بلاشبہ اللہ اکیلا ہے، معبود برحق ہے لیکن بعض دفعہ اپنے لیے صیغہ جمع حاکمیت اور اظہار قدرت وغیرہ کے لیے استعمال فرماتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ لَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْئَلُوْنَ (الانبیاء: ۲۳)

''وہ جو کام کرتا ہے اُس کی پرسش نہیں ہوگی اور جو کام لوگ کرتے ہیں اس کی ان سے پرسش ہوگی۔''

بندوں کو حتی المقدور اللہ کے لیے جمع کے صیغے استعمال کرنے سے احتراز کرنا چاہیے تاکہ توحیدی پہلو میں فرق نہ آئے۔ چناں چہ علامہ ابن قیم فرماتے ہیں پوری نماز میں نبی ﷺ کی دعائیں لفظ واحد سے ہیں جیسا کہ دعا 'رَبِّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ۔' اور دعائے استفتاح 'اَللّٰهُمَّ اغْسِلْنِيْ مِنْ خَطَايَايَ....' ہے۔ (زاد المعاد: ۱/۲۶۳، ۲۶۴)

جہاں تک بندوں کا آپس میں بات چیت کا تعلق ہے تو اس میں صیغہ جمع کے استعمال میں کوئی حرج نہیں۔ لفظ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَ عَلَيْكُمُ السَّلَامِ اس امر کی واضح دلیل ہے۔ مخاطب چاہے ایک ہو یا زیادہ صیغہ جمع کا سب پر اطلاق ہے۔ ملاحظہ ہو: مشکوٰة المصابیح (۱۳۱۸/۳، طبع مکتب اسلامی) لہٰذا قدیم عربی زبان کا حوالہ کوئی اہمیت نہیں رکھتا، شرعی دلیل سب سے محکم ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

محدث فتویٰ